3

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں

ماخذ: شبنمستان　　شاعر کا نام: فراق گورکھ پوری　　ردیف: بھی نہیں

شاعر کا تعارف: (U.B+K.B)

میؔر کے رنگ تغزّل کے نمایندہ شاعر فراقؔ گورکھ پوری 1896ء میں گورکھ پور کے ایک معزز ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے ان کا اصل نام رگھوپتی سہائے تھا۔ فراقؔ ان کا تخلص تھا جب کہ گورکھ پور میں رہنے کے ناتے گورکھ پوری بطور صفت نسبتی نام کا حصہ بناتے تھے۔ فراق کے والد کا نام گورکھ پرشاد تھا وہ بھی ایک باکمال شاعر تھے ان کا تخلص عبرتؔ تھا۔ لہٰذا شاعری کا ذوق فراقؔ کو ورثے میں ملا تھا۔ کائستھ ہندو گھرانے کے دستور کے مطابق فراق کی ابتدائی تعلیم اردو اور فارسی میں گورکھ پور سے ہی حاصل کی۔ محض اٹھارہ برس کی عمر میں ان کی شادی ان ہی کے ایک خاندان کی لڑکی کشوری دیوی سے ہوگئی۔ شادی کے ایک سال بعد ہی فراقؔ نے 1915ء میں میور سنٹرل کالج الہ آباد سے ایف۔اے کا امتحان فرسٹ پوزیشن میں پاس کیا اور پھر تین سال بعد الہٰ آباد یونی ورسٹی سے بی۔اے بھی کرلیا۔ ایک سال بعد ان کی تعیناتی بطور ڈپٹی کلکٹر ہوئی لیکن ملازمت کے ساتھ ساتھ پڑھنے کا شوق برابر رہا۔ اس لیے تقریباً دس برس بعد 1930ء میں پرائیوٹ امیدوار کے طور پر ایم۔اے انگریزی کا امتحان دیا اور اول پوزیشن حاصل کی۔ وہ اسی سال اسی یونیورسٹی میں بطور انگریزی لکچرار تعینات ہوگئے۔

فراقؔ گورکھ پوری افسانہ نگار، شاعر اور نقّاد تھے مگر بنیادی طور پر وہ شاعر ہی تھے۔ انھوں نے اردو غزل کو تازگی اور توانائی بخشی۔ ناقدین انھیں میؔر کے رنگِ تغزّل کا نمائندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔ رشید احمد صدیقی کا کہنا ہے:

"غزل کا آئندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اس کی ساخت و پرداخت میں فراقؔ کا بڑا اہم حصہ ہوگا"۔

فراقؔ نے غزل گوئی کے ساتھ تنقید میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ تنقید میں رومانوی تنقید کی ابتدا فراق ہی سے ہوئی۔ ان کی اَدبی خدمات کی بنیاد پر انھیں حکومت بھارت اور سوویت یونین کی طرف سے کئی انعامات سے نوازا گیا۔ فراقؔ کی تصانیف میں شعلۂ ساز، روحِ کائنات، اندازے، حاشیے، شبنمستان، اردو کی عشقیہ شاعری اور اردو غزل گوئی شامل ہیں۔

فراقؔ گورکھ پوری نے 3 مارچ 1982ء کو وفات پائی اور ان کے عقیدے کے مطابق ان کے بھانجے پروفیسر ابھے مان سنگھ نے ان کی چِتا کو آگ لگائی۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُعزز	بزرگ، عزت دار	نَاقدِین	ناقد کی جمع، نقاد، تنقید کرنے والا
آہنگ	اُسلوب، ڈھنگ	سَاخت وپَرداخت	بناوٹ اور نشو ونما
سودا	دیوانگی	ترکِ محبت	محبت ترک کرنا
ٹھکانا	منزل، پتہ	سَوا	زیادہ
خاطر بیمار	بیمار کا دل، عاشق کا دل	فصلِ خزاں	خزاں کا موسم
دل وحشی	دیوانہ دل	چمن آرا	باغبان، مالی، محبوب، باغ سجانے والا
رنگینیِ حُسن	حسن کی خوبصورتی	کُنجِ زَنداں	قید خانے کا کونا
وُسعتِ صحرا	ریگستان کا پھیلاؤ	دستور	رواج
وابستہ	منسلک	تازگی	نیا پن
نمائندہ	ترجمان، قائم مقام	بھروسا	اعتماد
ہنگامہ	جھگڑا، فساد، ہلچل	ٹھکانا	منزل، جائے قیام
غفلت	بے پروائی	شکیبا	صبر، تحمل
شان	عزت، مرتبہ	عظمت	بڑائی
سکون	آرام، ٹھہراؤ		

www.ilmkidunya.com

اشعار کی تشریح

شعر نمبر1: (لاہور بورڈ 2017) پہلا گروپ

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنّا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب	:	غزل
شاعر کا نام	:	فراق گورکھ پوری
ردیف	:	بھی نہیں

مفہوم: دماغ میں کوئی جنون اور دل میں کوئی آرزو اگرچہ اب باقی نہیں رہی لیکن اس مَحبت کو زیادہ دیر چھوڑے رکھنے کا کوئی اعتبار بھی نہیں ہے۔(U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

رگھوپتی سہائے فراق گورکھ پوری جدید اردو شاعری کا اہم نام ہے۔انھوں ے اردو غزل کو تازگی اور توانائی عطا کی ہے۔ناقدین انھیں میؔر کے رنگِ تغزل کا نمایندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔رشید احمد صدیقی کے بقول ''غزل کا آیندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اس کی سَاخت وپَرداخت میں فراق کا بڑا اہم حصہ ہوگا'' انھوں نے متنوع موضوعات پر شعر کہے اور غزل کو خارجی اور داخلی کیفیات کا ترجمان بنایا۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر فراق گورکھپوری مُتضاد کیفیات میں مبتلا نظر آتے ہیں۔وہ خود ہی ایک بات کرتے ہیں اور پھر خود ہی اس کی نُفی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پہلے میرا حال ایسا تھا کہ میں محبوب کی تمنا سے محروم ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔میرے سر پر ہمیشہ اُسی کا جُنون سوار رہتا تھا اور میں دیوانہ وار اُس کی محبت کا دم بھرتا تھا۔بقول شاعر:

؎ یوں تیری یاد میں دن رات مگن رہتا ہوں
دل دھڑکتا ترے قدموں کی صدا لگتا ہے

لیکن اب محبوب کی مسلسل بے اعتنائی سے اس مقام پر آ پہنچا ہوں کہ محروم تمنا ہوں محبوب کی محبت کا بھوت اب میرے سر سے اُتر چکا ہے۔تاہم اس کے باوجود مجھے خدشہ ہے کہ رہائی کی یہ کیفیت مجھ پر زیادہ دیر طاری نہیں رہے گی۔کیونکہ محبوب کی محبت کا آسیب بوتل کے اُس جن کی مانند ہے جو کبھی بھی بوتل سے رہائی پا کر مجھ پر غالب آ سکتا ہے۔اس لیے اگرچہ میں اس وقت ترکِ محبت کا دعویٰ کرتا ہوں لیکن ہوسکتا ہے کہ بہت جلد محبوب کی محبت پوری شدت سے مجھ پر غالب آئے اور پھر سے مجھ پر وہی دیوانگی طاری ہو جائے جو کبھی میری شناخت سمجھی جاتی تھی۔بقول شاعر:

؎ ان کو بھولے تو ہوئے ہو فانی
کیا کرو گے وہ اگر یاد آیا

دراصل اس شعر میں فراقؔ گورکھپوری محبت کے جذبے کی شِدّت کو بیان کرنا چاہتے ہیں یہ محبت کا جذبہ تو آتش فشاں کی مانند ہے جو پُر سکون نظر آتا ہے لیکن اندر ہی اندر پکتا رہتا ہے اور جب پھٹتا ہے تو بہت تباہی مچاتا ہے۔فراقؔ بھی اسی تباہی کے پیش نظر ترک محبت پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں کہ نہ جانے کب یہ محبت کا جذبہ پھر غالب آ جائے اور سر میں حصولِ محبوب کا سَودا دوبارہ سما جائے گویا کہ فراق کے نزدیک ترک محبت نامُمکنات میں سے ہے اس سے پیچھا چھڑانا اپنی اصل سے جُدا ہونے کے مترادف ہے۔ بقول شاعر:

؎ میں تجھے بھول گیا ہائے تیری سادہ دِلی
کوئی طائر بھی بَھلا بُھولا ہے نشیمن اپنا

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۲ : (لاہور بورڈ2017)دوسرا گروپ,(لاہور بورڈ2016)دوسرا گروپ)

ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں، تجھے ایسا بھی نہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل
شاعر کا نام : فراق گھورکھ پوری
ردیف : بھی نہیں

مفہوم : ایک عرصے سے ہمیں تیری یاد بھی نہیں آئی اور ایسا بھی نہیں ہے کہ ہم تمھیں بھول گئے ہوں۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

رگھوپتی سہائے فراق گورکھ پوری جدید اردو شاعری کا ہم نام ہے۔انھوں ے اردو غزل کو تازگی اور توانائی عطا کی ہے۔ناقدین انھیں میؔر کے رنگِ تغزل کا نمایندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔رشید احمد صدیقی کے بقول ''غزل کا آیندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اس کی ساخت و پرداخت میں فراق کا بڑاا اہم حصہ ہوگا'' انھوں نے مُتنوع مُوضُوعات پرشعر کہےاورغزل کو خارجی اور داخلی کیفیات کا ترجمان بنایا۔

تشریح طلب شعر میں فراق گورکھپوری نے عشق حقیقی و مجازی دونوں رنگوں میں مُدعا بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ عشق بڑا متلوّن مزاج ہوتا ہے۔گھڑی گھڑی انداز بدلتا ہے کبھی محبوب کی یاد اس قدر غلبہ پاتی ہے کہ ماسوائے محبوب کے کچھ اور سوجھتا ہی نہیں اور دل مہینوں اُسی کی یاد میں غرق رہتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدتوں عالمِ بیگانگی میں دنیا کے جھمیلوں میں یادِ محبوب بھی فراموش کر جاتا ہوں۔پروین شاکر نے کیا خوب کہا ہے:

؎ عشق نے سیکھ لی ہے وقت کی تقسیم کہ اب
وہ مجھے یاد تو آتا ہے مگر کام کے بعد

اگر فراقؔ کے اس شعر کو عشق حقیقی کے تناظُر میں دیکھا جائے تو فراق خدا سے مخاطب ہو کر اپنی خطا کا اِعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اُن کا کہنا ہے کہ اگر چہ بحثیت بشر میرا اولین فرض یادالہٰی میں محور ہنا اور تقاضائے بندگی نبھانا ہے لیکن افسوس کہ کاروبارِ حیات سُلجھانے کے لیے اے میرے رب میں اکثر تجھ ہی سے غافل ہو جاتا ہوں۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تجھے مکمل فراموش کر چکا ہوں ایسا کرنا ممکن ہی نہیں کیونکہ نہ تو میں اپنی اصل سے کٹ کر زندہ رہ سکتا اور نہ ہی رجوع الی اللہ کے بغیر میرا گزارہ ہے۔

اسی شعر کو اگر عشقِ مجازی کے تناظُر میں دیکھا جائے تو فراق اپنے محبوب مجازی سے مخاطب ہو کر عشق کی تڑپ کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے میرے محبوب فکرِ معاش اور کاروبار حیات میں اُلجھ کر میں تجھ سے کچھ عرصہ غافل تو رہ سکتا ہوں۔بقول فیض احمد فیضؔ

؎ دنیا نے تیری یاد سے بے گانہ کر دیا
تجھ سے بھی دِلفریب ہیں غم روزگار کے

لیکن تمھاری یاد سے مکمل رہائی میرے بس میں نہیں ہے کیونکہ جب بھی تمھاری یاد کا غلبہ شدید ہوتا ہے تو میرا یہ دل دیوانہ وار تمھاری ہی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔بقول حسرؔت موہانی

؎ نہیں آتی تو یاد اُن کی مہینوں تک نہیں آتی
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۳: (لاہور بورڈ 16-2015) پہلا گروپ

یُوں تو ہنگامے اُٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق
مگر اے دوست ایسوں کا کچھ ٹھکانہ بھی نہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل
شاعر کا نام : فراق گھورکھ پوری
ردیف : بھی نہیں

مفہوم : ویسے تو عشق میں مبتلا لوگ ہنگامہ آرائی کو پسند نہیں کرتے لیکن ایسے لوگوں پر بھروسا بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

رگھو پتی سہائے فراق گورکھ پوری جدید اردو شاعری کا ہم نام ہے۔ انھوں ے اردو غزل کو تازگی اور توانائی عطا کی ہے۔ ناقدین انھیں میرؔ کے رنگِ تغزل کا نمایندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔ رشید احمد صدیقی کے بقول ''غزل کا آیندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اس کی ساخت و پرداخت میں فراق کا بڑا اہم حصہ ہوگا'' انھوں نے متنوع موضوعات پر شعر کہے اور غزل کو خارجی اور داخلی کیفیات کا ترجمان بنایا۔

تشریح طلب شعر میں فراق گورکھپوری نے عشق میں مبتلا لوگوں کی متلوّن مزاجی کا تذکرہ کیا ہے۔ عاشق لوگ بھی عجب ہوتے ہیں یادِ محبوب میں مگن ہر شے سے بے نیاز نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ مال و زر کی ہوس اور مقام و مرتبے کی خواہش کو دل میں جگہ نہیں دیتے ہیں۔ اس لیے ان لوگوں سے کسی قسم کی ہنگامہ آرائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہ لوگ عشق سوختہ ہوتے ہیں اور آتش عشق ان میں موجود ہر طرح کی خواہش کا خاتمہ کر کے انھیں بے ضرر بنا دیتی ہے۔ بقول شاعر:

؎ دل سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا
آتشِ خاموش کی مانند گویا جل گیا

لیکن فراقؔ کے مطابق عاشق مزاج لوگوں کے انداز بدلتے دیر نہیں لگتی۔ ان کی خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیشِ خیمہ ہو سکتی ہے۔ ان لوگوں کا کوئی بھروسا نہیں کہ کب یہ لوگ زمانے کے ستائے جانے پر چاکِ گریباں ہو کر ہنگامہ آرائی پر اُتر آئیں۔ بقول شاعر:

؎ خوشی سے اپنی رسوائی گوارا ہو نہیں سکتی
گریباں پھاڑتا ہے تنگ جب دیوانہ آتا ہے

گویا محبوب کا کوئی جلوہ اور بے اعتنائی یا بے وفائی ان لوگوں کو کبھی بھی جنونی کیفیت میں مبتلا کر کے خطرناک بنا سکتی ہے۔ بقول میرؔ

؎ اب کے جنون میں فاصلہ شاید کچھ نہ کچھ رہے
دامن کے چاک اور گریباں کے چاک میں

شعر نمبر۴:

آج غفلت بھی ہے اُن آنکھوں میں پہلے سے سَوا
آج ہی خاطرِ بیمارِ شکیبا بھی نہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل

شاعر کا نام : فراق گھورکھ پوری

ردیف : بھی نہیں

مفہوم : آج محبوب کی آنکھوں میں پہلے سے زیادہ بے اعتنائی ہے جب کہ آج ہی میرے بیمار دل کو صبر نہیں ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

رگھو پتی سہائے فراق گورکھ پوری جدید اردو شاعری کا بڑا نام ہے۔انھوں ے اردو غزل کو تازگی اور توانائی عطا کی ہے۔ناقدین انھیں میرؔ کے رنگِ تغزل کا نمایندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔رشید احمد صدیقی کے بقول''غزل کا آیندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اس کی ساخت و پرداخت میں فراق کا بڑا اہم حصہ ہوگا'' انھوں نے متنوع موضوعات پر شعر کہے اور غزل کو خارجی اور داخلی کیفیات کا ترجمان بنایا۔

تشریح طلب شعر میں فراق گورکھپوری محبوب کی بے اِعتنائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ محبّ کی خوشیوں کا تمام تر دارومدار محبوب کے رویے پر ہوتا ہے اگر محبوب عاشق پر مہربان ہو جائے تو عاشق آسودہ اور خوشحال نظر آتا ہے اور اگر خُدانخواستہ محبوب عاشق سے منہ موڑ لے تو عاشق کی زندگی ایک بوجھ بن کر رہ جاتی ہے۔زیرِ نظر شعر میں فراق عاشق و مَعشوق کے اسی قسم کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا محبوب پہلے بھی مجھ پر نظرِ التفات نہیں کرتا تھا لیکن آج تو اس کی بے رُخی کی حد ہی ہوگئی ہے گویا مزاجِ یار حد درجہ برہم ہے بقول شاعر:

؎ بھنویں تنتی ہیں ، خنجر ہاتھ میں ہے، تن کے بیٹھے ہیں
کس سے آج بگڑی ہے جو یوں وہ بن کے بیٹھے ہیں

اس پر مستزاد یہ کہ آج میرے دل بے قرار کو قرار نہیں ہے۔ایک طرف تو محبوب کا رویہ آج کچھ زیادہ ہی بگڑا ہوا ہے اور دوسری طرف یہ دل ہے نجانے اسے کیا ہوگیا کہ آج اسے صبر کا یارا ہی نہیں۔آج تو یہ محبوب کے رویے کی پراوہ کیے بغیر دیوانہ وار اُس کی طرف بڑھنا چاہتا ہے لیکن محبوب ہے کہ اُس نے مجھ سے بے رُخی کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔میر نے کہا تھا:

؎ بار بار اُس کے در پہ جاتا ہوں
حالت اب اِضطِراب کی سی ہے

شعر نمبر۵:

رنگ وہ فصلِ خزاں میں ہے کہ جس سے بڑھ کر
شانِ رنگینیِ حسنِ چمن آرا بھی نہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل

شاعر کا نام : فراق گھورکھ پوری

ردیف : بھی نہیں

مفہوم : اب تو پت جھڑ کے موسم میں بھی وہ حسن و دلکشی نظر آتی ہے کہ شاید مالی نے بھی باغ کی ایسی سجاوٹ نہ کی ہوگی۔ (U.B+A.B)

تشریح:- (U.B+A.B)

رگھوپتی سہائے فراق گورکھ پوری جدید اردو شاعری کا ہم نام ہے۔ انھوں نے اردو غزل کو تازگی اور توانائی عطا کی ہے۔ ناقدین انھیں میؔر کے رنگِ تغزل کا نمایندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔ رشید احمد صدیقی کے بقول ''غزل کا آیندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اس کی ساخت و پرداخت میں فراق کا بڑا اہم حصہ ہوگا'' انھوں نے متنوع موضوعات پر شعر کہے اور غزل کو خارجی اور داخلی کیفیات کا ترجمان بنایا۔

تشریح طلب شعر رجائی لہجہ لیے ہوئے ہے۔ فراق گورکھپوری نے ایک خوش گوار اور کامیاب زندگی بسر کرنے کا دلچسپ کلیہ بیان کیا ہے۔ موسمِ خزاں عام طور پر تباہی و بربادی اور ویرانی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اس کو حزن و ملال اور افسردگی کا استعارہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے لیکن فراؔق کے نزدیک انسان کو وہی کچھ نظر آتا ہے جو وہ دیکھنا چاہتا ہے۔ ان کے نزدیک اگر انسان زندگی کے مسائل سے سمجھوتا کرے اور ان سے رنجیدہ خاطر نہ ہو تو پھر زندگی میں آنے والے مسائل خزاں کا استعارہ نہیں بنتے بلکہ بہار کی نوید سناتے نظر آئے ہیں۔ بقول شاعر:

؎ زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

فراق کا کہنا ہے کہ میں اس بات پر مطمئن ہوں کہ یہ زندگی اگر چہ رنج والم سے بھرپور مثلِ خزاں ہے مگر ہے تو میری اپنی زندگی، اس لیے میں مطمئن ہوں کہ میری زندگی چاہے خزاں رسیدہ ہے مگر میری اپنی ہے۔ میں جیسے چاہوں اس سے حظ اُٹھا سکتا ہوں۔

اس شعر کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ کچھ لوگوں کو شام کا وقت، غروبِ آفتاب، خزاں رسیدہ درخت اور ویرانے اچھے لگتے ہیں۔ فراؔق بھی عشق کے ستائے ہوئے ہیں ان پر قنوطیت طاری ہے، زخم کریدنا ان کو لطف دیتا ہے لہٰذا وہ بہار پر خزاں کو ترجیح دیتے ہیں بقول ساحر لدھیانوی

؎ ہم کو سستی خوشیوں کا لوبھ نہ دو
ہم نے سوچ کر غم اپنایا ہے

شعر نمبر ۶: (گوجرانوالہ 2015) پہلا گروپ، (لاہور بورڈ 15-2014) پہلا، دوسرا گروپ

بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا مقام
کُنجِ زنداں بھی نہیں وُسعتِ صحرا بھی نہیں

حوالۂ شعر:- (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل

شاعر کا نام : فراق گھورکھ پوریؔ

ردیف : بھی نہیں

مفہوم : اصل بات یہ ہے کہ دل بے قرار کو نہ تو کسی قید خانے میں قرار ملتا ہے اور نہ ہی صحرا کی کُشادگی میں یہ سکون پاتا ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:- (U.B+A.B)

رگھوپتی سہائے فراق گورکھ پوری جدید اردو شاعری کا ہم نام ہے۔ انھوں نے اردو غزل کو تازگی اور توانائی عطا کی ہے۔ ناقدین انھیں میؔر کے رنگِ تغزل کا نمایندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔ رشید احمد صدیقی کے بقول ''غزل کا آیندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اس کی سَاخت و پَرداخت میں فراق کا بڑا اہم حصہ ہوگا'' انھوں نے مُتنوع وضوعات پر شعر کہے اور غزل کو خارجی اور داخلی کیفیات کا ترجمان بنایا۔

تشریح طلب شعر میں فراق گورکھ پوری نے انسانی دل کی بے چینی و بے قراری کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ دل ایک وحشی کی طرح تہذیب سے نا آشنا شے ہے اس کی فطرت میں بے چینی کا عنصر نمایاں ہے۔ لہٰذا یہ دل بے قرار کسی صحرا نورد کی طرح انسان کو قرار نہیں لینے دیتا۔ انسان اس کو کسی طرح مُقید کرنے سے قاصر ہے کیوں کہ انسان کے افعال دل کے تابع ہیں جب کہ دل مُضطرب و بے قرار رہتا ہے طرح طرح کی خواہشات اس دل کا مرکز و محور ہیں جن کی تکمیل میں انسان ہمیشہ سرگرداں رہتا ہے لیکن دل کا حقیقی قرار اگر کسی شے میں ہے تو وہ یادِ الٰہی ہے کیونکہ دلوں کا سکون اللہ کے ذکر ہی میں ہے۔ ورنہ انسان کو دنیا کے کسی کونے میں چین نصیب نہیں ہو پاتا۔ بقول شاعر:

؎ اس طرح اس میں ڈوب اے صابؔر
کہ بجز ہُو کے غیر ہُو نہ رہے

علاوہ ازیں دل پر جب عشق کی واردات ہوتی ہے تو پھر عشق کی بے قراری دل کو مزید مُضطرب کیے رکھتی ہے اور پھر دل کسی ایک مقام کا نہیں رہتا بل کہ یہ صورت وحشی صحرا نوردی کرتا نظر آتا ہے۔ بقول شاعر:

؎ مت پوچھ دل کی باتاں وہ دل کہاں ہے ہم میں
اس تخم بے نشاں کا حاصل کہاں ہے ہم میں
؎ جب دل کے آستاں پر عشق آن کر پکارا
پردے سے یار بولا بیدؔل کہاں ہے ہم میں

بقول میؔر:

؎ زندان میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنون کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

شعر نمبر ۷:

ہم اسے منہ سے بُرا تو نہیں کہتے فراقؔ
دوست تیرا ہے مگر آدمی اچھا بھی نہیں

حوالہ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل
شاعر کا نام : فراقؔ گورکھ پوری
ردیف : بھی نہیں

مفہوم : اے فراق! ہم اسے منہ سے اس لیے بُرا نہیں کہتے کیونکہ وہ تمھارا دوست ہے لہٰذا ہم اُسے اچھا تو سمجھتے ہیں لیکن درحقیقت وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

تشریح طلب مقطع میں فراق گورکھپوری نے مَعرفت کا نکتہ بڑے دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اگرچہ میں خدا کے احکامات کے تابع نہیں اور اُس کی حکم عدولی میرا وطیرہ بن چکی ہے لیکن میں خود کو اپنے منہ سے بُرا نہیں کہہ سکتا کیونکہ ان تمام برائیوں کے باوجود مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین ہے اور میں اُسے اپنا دوست رکھتا ہوں۔ لہٰذا اس رشتہ دوستی کی بنا پر مجھ میں یہ حوصلہ نہیں کہ میں اپنے آپ کو بُرا کہہ سکوں۔

www.ilmkidunya.com

دراصل زیرِ نظر شعر میں فراق بیان کرنا چاہتے ہیں کہ خدا سے دوستی کا رشتہ ایسا گراپڑا نہیں ہے کہ انسان خود کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دے گر وہ ایسا کرتا ہے تو دراصل وہ اس رشتہ وستی کی توہین کرتا ہے کیونکہ خدا تو کبھی بندے سے مایوس نہیں ہوتا اس لیے بندے کو بھی خدا سے مایوس نہیں ہونا چاہئیے بلکہ اس انمول رشتہ دوستی کو پُرامید طریقے سے نبھانا چاہیے۔ بقول خواجہ میر دردؔ:

؎ کیا سیر سب ہم نے گُلزارِ دنیا
گل دوستی میں عَجب رنگ و بُو ہے

گویا شاعر محبوب کی قدر و قیمت بیان کرنا چاہتا ہے۔ وہ بتانا چاہتا ہے کہ محبوب سے وابستہ ہر چیز قابل تحسین ہوتی ہے۔ اسے بُرا نہیں کہا جا سکتا کیونکہ یہی عشق کی تعظیم ہے۔

؎ ہم مشرب و ہم پیشہ و ہمراز ہے مرا
غالبؔ کو بُرا کیوں کہو اچھا مرے آگے

مشقی سوالات

سوال نمبر1۔ درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں:

(الف) فراقؔ گورکھپوری کی شامل نصاب غزل ان کے کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

(گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ، (لاہور بورڈ 2015) دوسرا گروپ (K.B)

جواب: غزل فراق گورکھ پوری کا ماخذ

فراقؔ گورکھپوری کی شامل نصاب غزل ان کے مجموعہ کلام ''شبنمستان'' سے لی گئی ہے۔

(ب) شاعر نے سر اور دل میں کس چیز کی کمی کا ذکر کیا ہے؟ (لاہور بورڈ 2014) دوسرا گروپ (K.B)

جواب: سر اور دل میں پائی جانے والی کمی

شاعر کے سر میں سودا اور دل میں تمنّا کی کمی ہے۔

(ج) شاعر کو کسی کی یاد کتنے عرصے سے نہیں آئی؟ لاہور بورڈ پہلا گروپ (2017)، (لاہور بورڈ 2015) پہلا گروپ (K.B)

جواب: ترک یادِ محبوب پر محیط عرصہ

شاعر کو اپنے محبوب کی یاد ایک مدت سے نہیں آئی۔

(د) شعری اصطلاحات کے حوالے سے اس غزل کی ردیف کیا ہے؟ (K.B)

جواب: غزل فراق گورکھپوری کی ردیف

ردیف: ''بھی نہیں'' ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۲۔ آپ حسرت موہانی کی غزل کی مشق میں مطلع اور مقطع کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس کی وشی میں درجِ ذیل سوالات میں سے درست جواب پرنشان (✓) لگائیں۔ (U.B+A.B)

1۔ درجِ ذیل شعر قواعد کے لحاظ سے کیا ہے؟

سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

(A) غزل کا پہلا شعر (B) غزل کا آخری شعر (C) مطلع (D) مقطع

2۔ ہم اُسے منہ سے برا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے، مگر آدمی اچھا بھی نہیں
یہ شعر قواعد کی رو سے کیا ہے؟

(A) مطلع (B) مقطع (C) عام شعر (D) آخری شعر

3۔ اس غزل میں ردیف کیا ہے؟

(A) تمنا، بھروسہ (B) نہیں (C) بھی نہیں (D) غیر مردّف ہے

4۔ اس غزل میں شکیبا، اچھا، ایسا قواعد کی رو سے کیا ہیں؟

(A) قافیے (B) ردیف (C) فعل (D) استعارہ

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

1	C	2	B	3	C	4	A

سوال نمبر۳۔ فراقؔ گورکھپوری کی اس غزل کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند ہے؟ وجہ بھی لکھیں۔ (U.B+A.B)

جواب:

ہم اُسے منہ سے بُرا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے ، مگر آدمی اچھا بھی نہیں

اس شعر میں دوست یعنی مخلوق اور خالق یعنی خدا کے تعلق کو واضح کیا گیا ہے اس لیے یہ شعر مجھے بہت پسند ہے۔

سوال نمبر4۔ فراقؔ کی غزل کے متن کو ذہن میں رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں۔ (U.B+A.B)

1۔ سر میں سودا بھی نہیں دل میں

(i) دردِ دل بھی نہیں (ii) چاہت بھی نہیں (iii)✓ تمنا بھی نہیں (iv) اُمنگ بھی نہیں

2۔ سکونِ دلِ وحشی کا مقام کہاں نہیں؟

(i) کنجِ زنداں میں (ii) وسعتِ صحرا میں (iii) زمیں میں (iv)✓ کہیں نہیں

3۔ شاعر کو محبوب کی یاد کب سے نہیں آئی؟

(i) ایک ماہ سے (ii) ایک سال سے (iii) ایک مُدت سے (iv) ایک عرصے سے

4۔ مقطعے میں کسے برا نہ کہنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(i)✓ محبوب کے دوست کو (ii) رقیب کو (iii) اپنے دوست کو (iv) جو بُرا لگے

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر ۵۔ مصرعے مکمل کریں: (U.B+A.B)

ایک ـــــــــــــــ سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں (مدت)

یوں تو ـــــــــــــــ اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق (ہنگامے)

آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے ـــــــــــــــ (سوا)

بات یہ ہے کہ سکون دلِ وحشی کا ـــــــــــــــ (مقام)

ـــــــــــــــ تیرا ہے، مگر آدمی اچھا بھی نہیں (دوست)

سوال نمبر ۶۔ غزل کے پہلے اور دوسرے شعر کی تشریح کریں۔ (U.B+A.B)

جواب: گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کریں۔

کثیر الانتخابی سوالات

(U.B+A.B)

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں؟

1۔ فراق گورکھ پوری کا اصل نام تھا:

(A) پریم چند　(B) رگھو پتی سہائے　(C) کرشن چندر　(D) رام لیلا

2۔ فراق گورکھ پوری کا تعلق کس ہندو گھرانے سے تھا:

(A) برہمن　(B) کائستھ　(C) ویش　(D) شُدر

3۔ فراق گورکھ پوری نے بی اے کس یونیورسٹی سے کیا:

(A) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ　(B) دہلی یونیورسٹی　(C) الہٰ آباد یونیورسٹی　(D) پنجاب یونیورسٹی لاہور

4 ''غزل کا آئندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا اُس کی سَاخت وپَرداخت میں فراق کا بڑا اہم حصہ ہوگا''۔ یہ الفاظ کس نقاد کے ہیں:

(A) کلیم الدین　(B) رشید احمد صدیقی　(C) مولوی غلام رسول مہر　(D) مولانا الطاف حسین حالی

5۔ فراق گورکھ پوری کا سنہِ ولادت ہے:

(A) 1892　(B) 1896ء　(C) 1897ء　(D) 1862ء

6۔ فراق گورکھ پوری کا سنہِ وفات ہے:

(A) 1983ء　(B) 1982ء　(C) 1986ء　(D) 1981ء

7۔ فراق گورکھ پوری کی غزل میں شکیبا، اچھا، ایسا قواعد کی رو سے کیا ہے:

(A) قافیہ　(B) ردیف　(C) فعل　(D) استعارہ

8۔ دلِ وحشی کا مقام ہے:

(A) کُنجِ زنداں　(B) وُسعتِ صحرا　(C) بیاباں　(D) کوئی نہیں

9۔ فراق گورکھ پوری کی غزل کا ماخذ ہے:

(A) شعلۂ ساز　(B) روحِ کائنات　(C) حاشیئے　(D) شبنمستان

10۔ شاعر کو محبوب کی یاد کتنے عرصے سے نہیں آئی؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ

(A) ہفتے سے　(B) مہینے سے　(C) سال سے　(D) مدّت سے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	6	B	5	C	3	B	2	B	1
D	11	D	10	D	9	D	8	A	7

www.ilmkidunya.com